ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخِ فیصلہ:-24 ستمبر 1957

سریندر کمار ودیگراں

بنام

گیان چند ودیگراں

(بی پی سنہا، گووندا مینن اورجے ایل کپور، جسٹسز).

سپریم کورٹ، موروثی طاقت-اضافی شہادت کی منظوری-سپریم کورٹ قائدے آرڈر. 45، قاعدہ 5.

ایک مصدقہ وصیت کے تحت، بعض جائیدادوں میں رہن دار کے حقوق اپیل گزاروں کو وراثت میں دیے گئے تھے۔انہوں نے وصیت کی تصدیق حاصل کیے بغیر رہن کی بنیاد پر رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔جواب دہندگان نے اپیل گزاروں کے مقدمہ دایر کرنے کی حثیت کو چیلنج کیا۔ٹرائل کورٹ نے مقدمے کا فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں جو وصیت درج کی جارہی ہے وہ مناسب عمل درآمد کا مفروضہ ہے۔اپیل پر ہائی کورٹ نے اس بنیاد پر مقدمہ خارج کردیا کہ دو گواہوں کی طرف سے وصیت کی تصدیق ثابت نہیں ہوئی تھی۔اس کے بعد اپیل گزاروں اوران کی والدہ کے حق میں وصیت کی جانچ حاصل کی گئی۔سپریم کورٹ کے سامنے اپیل میں اپیل گزاروں نے پروبیٹ کو اضافی ثبوت کے طور پر داخل کرنے اور اپنی ماں کو فریق گردوانے کے لیے درخواست دی۔جواب دہندگان نے درخواست کی مخالفت کی.

حکم ہوا کہ:-سپریم کورٹ کو اپیل میں اضافی شواہد کو تسلیم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔اپیل کا فیصلہ کرتے وقت سپریم کورٹ کو حالات کو اسی طرح لینا پڑتا ہے جیسے وہ اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وقت ہوتے ہیں جب اپیل کا فیصلہ کیا جا رہا ہوتا ہے، اور پروبیٹ کے مخصوص مقصد فیصلہ ہونے کی وجہ سے اس پر غور کیا جانا چاہیے۔ یہ اعتراض کہ جواب دہندگان تحقیقات کی کارروائی میں فریق نہیں تھے خود فیصلے کی نوعیت کی وجہ سے غیر مستحکم ہے۔

اندر جیت پرتاپ سہی بمقابلہ امر سنگھ، ایل آر (1923) 50 آئی اے 183.

اس کے بعد لکمیشور پرساد شکول بمقابلہ کشور لال چودھری، (1940) ایف سی آر 84، پر انصار.

اپیلیٹ دیوانی کا دایرہ اختیار:- دیوانی اپیل نمبری 49 سال 1954.

پنجاب ہائی کورٹ کے 16 اگست 1949 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، 1949 کی باقاعدہ پہلی اپیل نمبری 57 سال 1949 میں، جو 1944 کے مقدمہ نمبری 298 میں سینئر سب جج، گرداس پور کی عدالت کے 30 نومبر 1945 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی تھی۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایچ جے امریگر اور کے ایل مہتا.

آر ایس نرولا، جواب دہندگان کے لیے.

24 ستمبر 1957۔ عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ جسٹس کپور کے ذریعے دیا گیا تھا۔

جسٹس کپور:- خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب کی ہائی کورٹ کے 16 اگست 1949 کے فیصلے اور فرد ڈگری سے لائی گئی ہے، جس میں ٹرائل کورٹ کے ڈگری کو اُلٹ دیا گیا تھا جس نے مدعی کے مقدمے کو رہن پر فیصلہ دیا تھا۔

مدعی جو اس اپیل میں اپیل کنندہ ہیں، اپنی والدہ کے والد لالہ گورندیٹا مال کی مصدقہ وصیت کے تحت 6 ستمبر 1944 کو عمل درامد پانے کا دعوی کرتے ہیں۔ ان کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وراثت میں دی گئی اشیا میں سے 6000 روپے 24 اکتوبر 1932 کو مدعا علیہان بحقِ وصی دیے گئے رہن کے حقوق تھے۔ 25 اکتوبر 1944 کو، انہوں نے سینئر ماتحت جج، گرداس پور کی عدالت میں 0-2-5,392 روپے کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ رہن کی بنیاد پر انہوں نے الزام لگایا کہ وہ وصیت کے تحت لالہ گورندیٹا مل کے "نمائندے اور وارث تھے اور اپنی نقل میں انہوں نے صرف یہ کہا":

"ہم متوفی لالہ گورندیٹامال کے وارث اور نمائندے ہیں."

"مدعا علیہان نے استدعا کی کہ انہیں اس وصیت کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے جو مبینہ طور پر گورندیٹامال نے کی ہے اور انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ مدعی رہن دار کے وارث اور نمائندے ہیں اور اس لیے ان کے پاس مقدمہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ فاضل ٹرائل جج کی طرف سے پانچ تنقیحات بیان کیے گئے تھے جن میں سے اس اپیل کے مقصد کے لیے اب متعلقہ تنقیحہ پہلا ہے:

(1) کیا مدعی کے پاس گورندیٹا متوفی کے مفاد میں جانشین کے طور پر موجودہ مقدمے کو برقرار رکھنے کا حق ہے؟

فاضل ماتحت جج نے فیصلہ دیا کہ وصیت "اس کے درست نفاذ کا مفروضہ رکھتی ہے" کیونکہ یہ مصدقہ تھی اور یہ بھی کہ وصیت کی حمایت حاصل نہ کرنا مدعی کے ڈگری حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی اور اس نے ابتدائی رہن کا حکم نامہ منظور کیا۔ اس معاملے کو ہائی کورٹ میں اپیل میں لے جانے پر ٹرائل کورٹ کے ڈگری کو الٹ دیا گیا اور مدعیوں کا مقدمہ خارج کر دیا گیا لیکن فریقین کو اپنے اخراجات برداشت کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا؛

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"اس طرح یہ واضح ہے کہ دو گواہوں کی طرف سے تصدیق ہمارے سامنے نہ ہونے والی مرضی کی توثیق کرنے کے لیے ضروری تھا۔ چونکہ قانون کی اس ضرورت کو پورا نہیں کیا گیا ہے اس لیے مدعیوں کو مقدمے کو برقرار رکھنے کا کوئی حق نہیں تھا۔

زیرِ آرڈر. 41 قواید 27 ضابطہ اختلاق دیوینی کے تحت اضافی ثبوت کے داخلے کے لیے کی گئی استدعا کو مسترد کر دیا گیا۔ ہائی کورٹ نے آرٹیکل 133 کے تحت اپیل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا لیکن 21 اکتوبر 1952 کو خصوصی اجازت دے دی گئی۔ اسی دوران 11 جولائی 1951 کو گرداس پور کے ڈسٹرکٹ جج نے موجودہ اپیل گزاروں اور ان کی والدہ مسماتِ ہر دیوی کے حق میں لالہ گرندیٹامل کی وصیت کی منظوری دی۔ اپیل گزاروں نے اس عدالت میں اضافی شواہد کے داخلے کے لیے درخواست دی اور داستدعا کی کہ "پروبیٹ کو ریکارڈ پر رکھا جائے" کیونکہ "وصیت کا پروبیٹ مخصوص مقصد فیصلے کے طور پر کام کرتا ہے"۔ انہوں نے مسمات ہر دیوی کو اپیل میں مدعاعلیہ کے طور پر شامل کرنے کے لیے بھی درخواست دی۔

اس مرحلے پر اضافی شواہد کے داخلے پر اعتراض جواب دہندگان کی طرف سے اس بنیاد پر لیا جاتا ہے کہ پروبیٹ ان کے علم کے بغیر حاصل کیا گیا تھا اور یہ کہ درخواست آخری مرحلے میں کی گئی تھی، اس نے جواب دہندگان کو اس قیمتی حق سے محروم کر دیا جو ان میں مضمر ہے کیونکہ دعوی قانون ممنوع ہو گیا ہے اور یہ کہ اس عدالت کے قواعد میں اضافی شواہد کے داخلے کے لیے کوئی التزام نہیں ہے۔ یہ واضح ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد پروبیٹ کے لیے درخواست دی گئی تھی اور اسے حاصل کیا گیا تھا اور اس لیے اسے اس عدالت میں پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پروبیٹ کورٹ کا فیصلہ قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق حاصل کیا گیا ہونا چاہیے اور یہ مخصوص مقصد فیصلہ ہے۔ یہ اعتراض کہ جواب دہندگان اس میں فریق نہیں تھے اس لیے خود فیصلے کی نوعیت کی وجہ سے غیر مستحکم ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جہاں تک اس عدالت کے اختیار کا تعلق ہے، اضافی شواہد کے داخلے کے لیے کوئی خاص التزام نہیں ہے۔5 سپریم کورٹ کے قواعد کی زیر آرڈر .45 عدالت کے اس موروثی اختیار کو تسلیم کرتی ہے کہ وہ ایسے احکامات دے جو انصاف کے مقاصد کے لیے یا عدالت کے عمل کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے ضروری ہو سکتے ہیں۔اندراجیت پرتاپ سہی بمقابلہ امر سنگھ (1) میں پریوی کونسل نے کہا:

"کہ ایسے شواہد کو تسلیم کرنے کے بورڈ کے اختیارات پر کوئی پابندی نہیں ہے جس کی عدم پیش کش کے لیے ابتدائی مرحلے میں کافی بنیاد بنائی گئی ہو۔

"اضافی شواہد کے داخلے کے حوالے سے اس عدالت کے اختیارات کسی بھی طرح سے پریوی کونسل سے کم نہیں ہیں۔مزید برآں اپیل کا فیصلہ کرتے وقت ہمیں حالات کو اسی طرح لینا ہوگا جیسے وہ اس وقت ہیں جب اپیل کا فیصلہ کیا جا رہا ہے اور مخصوص مقصد فیصلہ اپیل گزاروں کے حق میں منظور ہونے کے بعد اس اضافی حقیقت کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ لچھمیشور پرساد شکول بمقابلہ کیشور لال چودھری کے معاملے میں وفاقی عدالت نے ایسا فیصلہ دیا تھا جہاں عزت ماب چیف جسٹس گوائر نے پیٹرسن بمقابلہ ریاست الاباما(3) میں چیف جسٹس ہیوز کے مندرجہ ذیل مشاہدے کا منظوری کے ساتھ حوالہ دیا تھا:

"ہم نے اکثر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اپنے اپیلٹ دائرہ اختیار کے استعمال میں ہمارے پاس نہ صرف زیر غور فیصلے میں غلطی کو درست کرنے کا اختیار ہے بلکہ مقدمے کا ایسا نظر ثانی کرنے کا بھی اختیار ہے جس سے انصاف کی ضرورت ہو۔اور اس بات کا تعین کرنے میں کہ انصاف کے لیے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، عدالت کسی بھی تبدیلی پر غور کرنے کی پابند ہے، حقیقت میں یا قانون میں، جو فیصلہ داخل ہونے کے بعد سے زیر نگرانی ہے۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

جسٹس ورادا چاری کی رائے تھی کہ اپیل کی سماعت دوبارہ سماعت کی نوعیت میں اس ملک کے عملی قانون کے تحت ہوتی ہے اور اس لیے اپیل میں دی جانے والی راحت کو ڈھالنے میں اپیلٹ عدالت ان حقائق اور واقعات کو بھی مد نظر رکھنے کی حقدار ہے جو اس حکم نامے کے منظور ہونے کے بعد سے وجود میں آئے ہیں۔انہوں نے بہت سے ہندوستانی مقدمات اور پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے عمل اور کچھ انگریزی مقدمات کا حوالہ دیا۔

ہماری رائے میں پروبیٹ کی اجراءگی کی حقیقت جو اپیل کے تحت فیصلہ دیے جانے کے بعد سے زیر نگرانی ہے اور جسے اس عدالت کے سامنے رکھا گیا ہے، اپیل کا فیصلہ کرتے وقت اس پر غور کیا جانا چاہیے۔اس صورت میں ہندوستانی جانشینی ایکٹ کی دفعہ 63 (1)(c) کے تحت مرضی کی مناسب تصدیق نہ ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ کے معاملے میں کمزوری کو ہٹا دیا جائے گا۔ہم نے جو نظریہ اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے جواب دہندگان کی طرف سے اٹھایا گیا دوسرا اعتراض مکمل طور پر غیر موثر ہو جاتا ہے۔اس لیے اس نکتے پر ہائی کورٹ کا فیصلہ الٹ جاتا ہے۔

لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور دیگر تنقیحات کے فیصلے کے لیے مقدمہ ہائی کورٹ کو بھیجتے ہیں جن کا فیصلہ نہیں ہوا تھا۔

چونکہ اپیل گزاروں نے اس عدالت میں اپیل دائر ہونے تک پروبیٹ حاصل نہیں کیا تھا اور انہوں نے آخری مرحلے میں اضافی شواہد کے داخلے کے لیے درخواست دی تھی، اس لیے وہ 500 روپے بطور خرچہ مدعا علیہ کو دو ماہ کے اندر ادا کریں گے۔اس طرح کی ادائیگی نہ کرنے پر اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جائے گا، یعنی 500 روپے اخراجات کے ساتھ۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document